الرد علی قضاء المسجونین

کیا قیدی بھی کبھی قاضی بن سکتا ہے.؟؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

"آدمی اپنے نفس کا اس وقت امین نہیں ہوتا جب وہ قید میں ہو یا باندھ دیا گیا ہو یا اس کو تکلیف دی جارہی ہو"۔ (بحوالہ کتاب ابو یحییٰ اللبی رحمہ اللہ)

اردن کی طاغوتی حکومت کی قید میں بند شیخ المقدسی فک اللہ اسرہ سے منسوب بعض بیانات، تحریرات اور آڈیو اور ویڈیو بیانات کی صورت میں الدولۃ الاسلامیہ کے خلاف وقتا فوقتاً سامنے آرہے ہیں اسی طرح شیخ ابو قتادہ کے فتاویٰ بھی اردن کی کال کوٹھری سے برآمد ہورہے ہیں۔جس میں الدولۃ الاسلامیہ کو خارجی اور گمراہ قراردیا جارہا ہے ۔

مگر یہ حقیقت ہے کہ یہ دنوں شیخ جس حالت معذوری میں ہیں ،ان سے کسی گروہ کے بارے میں قضا ئ یا فیصلہ کرانا شرعی طور پر کسی بھی صورت معتبر نہیں ہے ۔اس کی درج ذیل چار وجوہات ہیں

(۱)

اولاً ہمارے پاس ایسا کوئی مصدقہ ذریعہ نہیں ہے کہ جس کی بنیاد پر ہم فیصلہ کرسکیں کہ یہ بیان شیخ المقدسی کا ہی ہے ۔ کیونکہ وہ اس وقت قید میں ہیں اور ان تک رسائی کے قابل اعتماد ذرائع موجود نہیں ہیں۔

(۲)

اگر یہ بیان شیخ المقدسی کا ہے تو پھر ہمارے پاس اس بات کی تصدیق کے لئے کوئی ایساذریعہ نہیں ہے کہ جس سے پتہ چل سکے کہ انہوں نے یہ بیان برضاو رغبت دیا ہے یا پھر ان سے یہ بیان اردن کی بدنام زمانہ طاغوتی حکومت نے جبر و اکراۃ سے لیا ہے اور یہ بات بھی حقیقت ہے اس وقت اردن کی حکومت الدولۃ کی مخالفت میں جبہۃ الجولانی سے نہ صرف رعایت برت رہی ہے بلکہ اس کو بعض جگہ لاجسٹک سپورٹ بھی اب فراہم کررہی ہے۔

چناچہ اردن کی طاغوتی حکومت کی قید میں بند شیخ المقدسی کے الدولۃ کے کلام پر ہم وہی کہتے ہیں جوکہ مصر کے سابقہ طاغوت حسنی مبارک کی قیدمیں بند القاعدۃ کے بانی رہنمائوں میں سے ایک ،شیخ امام سید عبدالقادر فک اللہ اسرہ، نے القاعدہ کے نظریات کے رد پر جب کلام کیااور باقاعدہ اس پر ایک کتاب لکھی جوکہ”وثیقۃ الترشید“ نام سے نشر ہوئی ،تو اس پر شیخ ابو یحیٰ اللبی رحمہ اللہ نے اس کے رد میں لکھی جانے والی کتاب ”صراط مستقیم یا باطل نظریات“ میں فرمایا تھا؛

”تمام آفاق میں”وثیقة الترشید“ کے بارے میں گفتگو عام ہوچکی ہے جس کو مصرکے سیکورٹی اداروں نے جیل کے اندھیروں سے برآمد کیا ہے.ور اس کی نسبت شیخ امام سید عبدالقادر کی طرف کی گئی ہے.اس میں جو انداز اختیارکیاگیا وہ بالکل تہمت پر مبنی ہے اگرچہ اس کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا گیا ہے مگر پھر بھی ناشر کی بے پنا کوششوں کے باوجود کہ لوگوں کو اس کے قبول کرنے میں تردد ہے مگر جب قاری اہتمام سے اس کے مضامین پڑھتا ہے اور اس میں‌موجود دھوکہ بازی ،ملمع سازی ،شکوک وشبہات سے بھرپور عبارات ،الزامات پر مبنی دلائل کو دیکھتاہے تومحسوس کرتا ہے کہ اس میں احکامات سے کھیل تماشا کیاگیا ہے اور یہ نتیجہ اخذ کرلیتا ہے کہ اس کتاب کا مقصد ان لوگوں کے ایجنڈے کی تکمیل ہے جو دین دشمن عناصر ہیں اور اسلام وجہاد پر تشنیع کرنا ان کا اصل ہدف ہے قطع نظر اس کا لکھنے والا کون ہے آیا اس نے اپنے اختیار سے لکھاہے یا اس کے سر پر کھڑے ہوکر لکھوایاگیا اور مجاہدین کو نصیحت کی گئی ہے حاصل یہی نکلتا ہے کہ مقصد صرف یہ ہے کہ جہاد کوکلی طور پر معطل کیاجائے اور طاغوت اور ان کے سرپرستوں‌کو خوش کیا جائے“۔

اور فی الواقع جو شخص کفر و ارتداد کی قید میں ہو تو وہ دو لحاظ سے معذور ہوجاتا ہے :

* اگرایسا قول و فعل انجام دے جوکہ کفر پر مبنی ہوتو وہ عنداللہ معذور سمجھا جاتا ہے ۔

*اگر وہ کسی گروہ کے بارے میں صحیح یا غلط کا فیصلہ بطور قیدی کے ملنے والی معلوما ت پر کرے تو اس کے اس فیصلے کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی کیونکہ وہ شرعی طور پر ابھی فیصلہ کرنے کی اہلیت و صلاحیت سے فی الوقت معزول ہوتا ہے۔یہ امر بھی ملحوظ خاطر رہے کہ جیل میں تفسیر لکھنا ،تصنیف و تالیف کا کام کرناایک الگ شے ہیں اور کسی امر کے بارے میں قضا یا فیصلہ دینا بالکل الگ شے ہے ۔اس میں فرق کرنا لازم ہے ۔

(۳)

سوم یہ کہ بالفرض مان لیا جائے کہ یہ بیان شیخ المقدسی نے بغیر کسی جبر و اکراہ کے دیا ہے ۔اس فیصلے میں طواغیت وقت کا کسی جبر و اکراہ کا عمل دخل نہیں تو پھر ا س کے جوا ب میں ہم وہی کہیں گے جوکہ شیخ ابو یحیٰ اللبی نے شیخ عبدالقادر کی کتاب کے رد میں کہے ۔ شیخ ابویحییٰ اللیبی رحمہ اللہ نے شیخ عبد القادر کی کتاب کے رد میں اپنی کتاب میں ایک عنوان باندھا تھا:

”قیدی کو قیادت نہیں دی جاسکتی“۔

پھر اس ضمن میں شیخ ابویحییٰ اللبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

”ہم اس کا جواب یہ دیں گے کہ”وثیقہ“ اس لئے منظر عام پر لایا گیا ہے تاکہ صلیب کے علم برداروں کا ایجنڈہ مکمل کیا جائے اور جن کا مقصد یہ ہے کہ اسلام اور مسلمانوں پر طعن وتشنیع اور ذلیل ورسوا کیاجائے۔ لہٰذا

اگرالمرشد اپنے ایمان کو بھی گواہ بناکر لے آئے کہ ہم اس ڈکٹیٹر حکومت سے بری ہیں اور یہ کہ یہ "وثیقہ" ہم نے حکومت کے کہنے پر نہیں لکھا توہم پھر بھی ان کی تصدیق نہیں کریں گے اس کی چند وجوہات ہیں

پہلی وجہ :شیخ عبدالقادر ایک لمبی مدت مجاہدین میں رہے ہیں اس وقت ان کا قلم وقرطاس ان کے ہاتھ کا فرماں بردار تھا یعنی وہ لکھنے میں آزاد تھے اس وقت ان کو واضح نصیحت اور واضح تنقید کی کوئی ممانعت نہیں تھی وہ تھی اصل ترشید ورہنمائی لیکن اب جو انہوں نے وثیقۃ الترشیدکے نام سے لکھنا شروع کیا ہے جس میں انہوں نے تمام مجاہدین پر یا اکثر پر تنقید کی ہے توکیا وجہ ہے جب وہ آزاد تھے تو تنقید نہیں کی مگر جب و ہ آج اسلام کے سب سے بڑے دشمن مصر کی قید میں ہیں تو تنقید کررہے ہیں؟؟

اگرچہ ہم اس بات سے ہرگز انکار نہیں کرتے کہ بعض مسائل ایسے بھی ہیں جو انہوں نے صاحب "وثیقہ" سے پہلے بھی اپنی کتب میں بیان کئے تھے جیسے مسئلہ تاشیرۃ ہے مگر اس کتاب میں ایسی چھلانگ لگائی ہے کہ اپنے لکھے ہوئے مسئلوں کے خلاف بہت کچھ لکھ ڈالا ہے بلکہ ایسے مسائل ثابت کردیئے ہیں پہلے وہ خود ان کا رد کرتے تھے بلکہ اگر کوئی اس کی مخالفت کرتا تو اس کے رد میں لمبی بحثیں کرتے تھے ۔چنانچہ جب ان دونوں چیزوں کو دیکھاجاتا ہے کہ پہلے کیا تھے اور اب جبکہ وہ مصری حکومت کی قید میں ہیں جہاں حکومت کی نگرانی میں لکھوایاجاتا ہے اور ایک ایک حرف ان کی منشاءَ کے مطابق لکھاجاتا ہے توحقیقت حال کھل کر سامنے آجاتی ہے اورصاحب"وثیقہ" کی حقیقت بھی واضح ہوجاتی ہے اور

یہ کہ اس کا فائدہ کس کو ہورہاہے یہ بھی واضح ہوجاتا ہے اور ہمیں یہ بات بھی مکمل طور پر سمجھ آجاتی ہے کہ(لاولایۃ لہ) قیدی کو اختیارات حاصل ہوتے“ ۔(شیخ ابو یحییٰ رحمہ اللہ کا کلام ختم ہوا)

بس شیخ المقدسی فک اللہ اسرہ ، اور جتنے بھی علماء کرام طواغیت کی قید میں ہیں ،ان کا علم و فضل اپنی جگہ مگر ان علماء کو بحرحال کسی گروہ کے بارے میں باہر سے ملنے والی معلوما ت کی بنیاد پر فیصلہ کرنے کانہ اختیار حاصل ہے اور نہ ہی اس کی وہ اہلیت رکھتے ہیں۔

(۴)

چہارم یہ کہ جتنے بھی فتاویٰ اور قضاء الدولۃ الاسلامیہ کے خلاف آرہے ہیں اور اس میں الدولۃ کو ”بدترین خوارج“ قرار دیا جارہا ہے ،وہ تین وجوہات کی بناء پر قابل قبول نہیں ہیں؛

* فیصلہ کرنے والے قیدی ہےجیسے شیخ عاصم المقدسی اور شیخ ابو قتادہ فک اللہ اسرھم ۔سوا ل یہ ہے کہ”کیا قیدی بھی کبھی قاضی بنا کرتا ہے “۔بس جو بھی حالت قید وبند میں کسی گروہ کے بارے میں فیصلہ کرے وہ قبول نہیں کیا جاسکتا۔

*فتاویٰ وہ علماء دے رہیں جوکہ شام کا محاذ چھوڑ کر لند ن کی پر کیف اور

حسین نظاروں کی جانب ہجر ت کرگئے ،جیسے شیخ ابو بصیر الطرطوسی اور شیخ ہانی السباعی ،جبکہ برطانیہ سے لوگ شام کے محاذ کی جانب جارہے ہیں۔گویا اب ان علماءکے نزدیک شام کے بجائے لند ن "دار الہجرۃ " بن گیا ہے ۔سوال یہ ہے کہ وہ شخص جوکہ محاذ سے بھاگ کر کفر کی گود میں جابیٹھا ہو اور وہاں سے بیٹھ کر محاذ اور اس کے اندر کسی گروہ کے بارے میں فیصلے اور فتوے داغ رہاہو تو ایسے شخص کے فتاویٰ کو کیسے قبول کیا جاسکتا ہے؟

*الدولۃ الاسلامیہ کو خارجی قراردینے والے علماء چاہے وہ قید میں ہوں یا پھر لندن کی پر کیف فضائو ں کی طرف ہجرت کرگئے ہوں یا پھر وہ شام کے محاذ پر ہی کیوں نہ ہوں ،ان سب کے فتاویٰ میں ایک بات بالکل مشترک ہے ،وہ ہے کہ شرعی طورپر دلائل ،شہادتیں اور ثبوت فراہم کرنے کے بجائے ،بقول ابو یحیٰ اللیبی رحمہ اللہ کے، "الفاظوں کے الٹ پھیر "سے کام چلایا گیا ہے ۔یعنی یہ کہ و ہ ثبوت ،دلائل اور شہادتیں پیش کی جاتی جوکہ شرعی طور پر بھی کسی گروہ کو خارجی قرار دینے کے لئے لازم ہوتی ہیں ،صرف الفاظوں کے لگاتار استعمال ،سطحی دلائل ،بے بنیاد الزامات(جن سے وہ گروہ بھی برات کرتا ہو جس کے بارے میں فتویٰ دیاجارہاہے)سےکام چلایا گیا ہے ۔

اگر تو فی زمانہ بغیر پختہ ثبوت اور شہادتوں کے فقط ان علماء کے کلام پر فیصلے کو قبول کرلیا جائے پھر ان علماء کے فتاویٰ اور فیصلو ں کو بھی ماننا پڑے گا جنہوں نے بغیر پختہ ثبوت اور شہادتوں کے القاعدۃ کو خوارج

اور گمراہ کن عقائد ونظریات کا حامل جماعت قرار دیا۔

اگر علم وفضل کی بات کی جائے تو آج الدولۃ کے خلاف بغیر ثبوت کے فتاویٰ دینے والوں کا علم و فضل ان علماء کے برابر نہیں ہے (جیسے کہ شیخ ابن باز ، شیخ العثیمن اور شیخ البانی)جنہوں نے بغیر پختہ ثبوتوں کے شیخ اسامہ رحمہ اللہ اور شیخ ایمن الظواہری رحمہ اللہ کو "خوارج کا سرغنہ "قرار دیا تھا۔بس اگر الدولۃ کو بغیر ثبوت اور شہادتوں کے خارجی قرار پائے گی تو اس سے پہلے القاعدۃ بھی خوارج کی صف میں اس سے پہلے کھڑی ہوئی ہوگی ۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی گروہ کوبغیر ثبوتوں کے،کسی عالم کے صرف اقوال پر خارجی قرار نہیں دیاجاسکتا ہے ۔ آج الدولۃ کوجوخارجی قرار دیا جارہاہے ،وہ نیا نہیں ہے ،بلکہ شروع دن سے ہی اس سے لوگو ں کو بدظن کرنے کے لئے ان پر خارجی ہونے کا الزام لگایا جارہا ہے ۔

چناچہ شیخ ابو عاصم المقدسی فک اللہ اسرہ، کی قائم کردہ فتاویٰ کی شرعی کمیٹی"منبر التوحید والجہاد" سے جب کسی نے الدولۃ پر اسی قسم کے الزامات کی حقیقت جاننے چاہی تو تو اس کمیٹی نے کیا جواب دیا وہ آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے؛

"گروہوں میں(حق وباطل کا) فرق کرنا اور ان کی تعدیل و تجریح ،محض دعوؤں اور گمانوں یا دلائل کے بغیر صرف اقوال سے نہیں ہوتی " ۔(سوال

نمبر :1474 ،شعبہ تراجم و جرح و تعدیل)

جو لوگ بغیر پختہ دلائل اور ثبوتوں کے الدولۃ الاسلامیہ پر خوارج ہونے کے فتاویٰ جاری کررہے ہیں ان سے یہی مطالبہ ہے کہ؛

ہَاتُوْا بُرْہَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ

(النمل :۶۴)

”لائو پختہ دلیل اگر تم سچے ہو“۔

مکمل فتویٰ درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عراق میں اسلامی ریاست کی حقیقت

ترجمہ: انصاراللہ اردو ٹیم

سوال نمبر: 1474

شعبہ: تراجم وجرح وتعدیل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

میرا سوال فورم کی شرعی کمیٹی کی جانب مرکوز ہے۔ ہمارے فاضل مشائخ! دجلہ وفرات کے قریب بسنے والے ہر مسلمان سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ وہاں کچھ ایسی آوازیں بلند ہونا شروع ہوئی ہیں جوہمارے شہروں میں اسلامی ریاست (دولۃ العراق الاسلامیہ) کے منہج کے حوالے سے یہ شبہ پیدا کررہی ہیں کہ وہ عراق میں ایرانی منصوبوں کا نفاذ کرتی ہے۔

میرا سوال یہ ہے کہ اس شبہے کو توجہ سے سنا جانے لگا ہے کیونکہ بھائیوں کی بعض کاروائیاں بہت مبہم اورپراسرار ہوتی ہیں۔ اس شبہے کی کیا حقیقت ہے؟ اسی طرح ان کے بارے میں یہ شبہ ہے کہ وہ خارجی ہیں۔ میں اس کی وضاحت چاہتاہوں۔ اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ۔واضح رہے کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو اِن پروپیگنڈوں پر توجہ نہیں دیتے ۔ میرا تعلق (جہادی تنظیم) جیش انصار الاسلام سے ہے لیکن میں اپنے شیخ ابو عمر بغدادی سےاپنی محبت پر اللہ کو گواہ بناتا ہوں۔ مجھے اس شبہے پر بہت افسوس ہوتا ہے جسے وہ لوگ بھی پھیلانے لگ گئے ہیں جنہیں ہم مجاہدین سمجھتے ہیں؟

سائل: ابو مجاہد

جواب: از منبر کی شرعی کمیٹی

بسم الله والحمد الله والصلاة والسلام علی رسول الله، اما بعد:

سائل بھائی : وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

یہ شیطانی شبہات ہیں جنہیں دشمنان ملت ودین فروغ دے رہے ہیں تاکہ مسلمانوں کو ان کے اپنے مجاہدین بیٹوں سے الگ کردیں۔

اسلامی ریاست عراق میں موجود بھائی صحیح منہج پر قائم ہیں اور وہ اس میں سید الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہیں۔

ان کا پرچم خالص وصاف ہے۔ ان کا مقصد معلو م وظاہر ہے جو کسی پر مخفی نہیں سوائے اس کے جسے اللہ نے نابینا کردیا ہو اور اس کی فہم وفراست کو ختم کردیاہو ۔

یہ بات کسی عقلمند سے ڈھکی چھپی نہیں کہ ایران مجاہدین کا سخت ترین دشمن ہے اور وہ کیسے نہ ہو جبکہ وہ بدرفورسزاورمہدی ملیشیاسمیت رافضی گروہوں کا سب سےپہلا معاون ہے۔

اللہ تعالی نے کئی با ربھائیوں کو عراق میں موجود ایرانی ہیڈ کواٹرز کو اڑانے کی توفیق دی ہے اور تھوڑے ہی عرصے قبل ایرانی سفارتخانے کو نشانہ بنایا جانا ہم سے زیادہ دور نہیں۔

رہا اِن (مجاہدین)کوخوارج کہنا ۔

تو یہ اللہ کی قسم حیران کن بات ہے۔

وہ کس کے خلاف خوارج (یعنی بغاوت کرنے والے) ہیں؟

امریکیوں کے خلاف؟

یا مالکی اور اس کی مرتد حکومت کے خلاف ؟

کوئی عقلمند انسان یہ بات نہیں کہہ سکتا۔

بلکہ وہ اہل سنت والجماعت ہیں۔یہی طائفہ منصورہ (حق پر قائم جماعت)اور

فرقہ ناجیہ(یعنی نجات پانے والاگروہ) ہیں۔ ہم ان کے بارے میں یہی گمان رکھتے ہیں۔

گروہوں میں فرق اوران کی تعدیل وتجریح محض دعوؤں اور گمانوں یا دلائل کے بغیر اقوال سے نہیں ہوتی۔ اگر آپ حقیقت جاننا چاہتے ہیں تو مجاہدین کے لٹریچر، ا ن کی کتابوں ، ان کے منشورات، اوران کے جاری کردہ تحریری اور آڈیو بیانات کی جانب رجوع کریں تاکہ آپ کو پتہ چل جائے کہ وہ اوصاف جو آپ ان کے ذمے لگارہےہیں محض جھوٹ وبہتان ہیں۔

اللہ تعالی سے دعاہے کہ وہ اپنے انصارومددگار مجاہدین کو غلبہ دے اور ہر میدان میں اہل توحید کا پرچم بلند فرمائے۔

واللہ اعلم

جواب منجانب: شیخ ناصر الدین بغدادی

عضو شرعی کمیٹی

منبرالتوحید والجہاد

پی ڈی ایف،یونی کوڈ

http://www.mediafire.com/?oqbkcyl7cd2dzie

آن لائن لنک:

http://tawhed.url.ph/fatawa_008.htm